

THE
OUDH PUNCH LUCKNOW
Volume
1925
WISE MAN IS NOT TO BE DICTATED TO BUT HE IS THE DICTATOR UNTO OTHERS (ARISTOTLES)

اعجاز موسیقی

یعنی

معارف النغمات

مرتبہ

راجہ محمد نواب علیخاں صاحب تعلقدار

میاں تانسین اکبر شاہی نائک کی ملبات کا خلاصہ اس کتاب میں جمع کر دیا گیا ہے جو بغیر مدد استاد ہر شخص راگوں سے واقف ہو سکتا ہے قیمت

حصہ دوم عہ
حصہ اول للعہ } علاوہ محصول ڈاک

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

لندن ڈائرکٹری

سالانہ شائع ہوتی ہے

پانچ زبانوں میں مقامی اور غیر ملکی کارخانوں اور تاجروں کا ذکر ہے لندن اور انگلستان کے دیگر شہروں اور سلطنت، متحدہ آئرلینڈ برطانیہ یورپ افریقہ امریکہ ایشیا آسٹریلیا وغیرہ کے مشہور تجارتی مرکزوں کے

کارخانوں اور سوداگروں

سے براہ راست خط و کتابت اور معاملہ کا بہترین ذریعہ ہے۔ نام و پتہ مع دیگر تفصیلات کے تین ہزار سے زائد تجارتی عنوانات کے ماتحت دیے گئے ہیں جن میں

باہر مال بھیجنے والے تاجر

جہاز پر جانے والے مال کی تفصیل اور کالونیل اور بیرونجات کی بازاروں کی تشریح کے ساتھ۔

جہازوں کے راستے

مع بندرگاہوں اور روانگی جہاز کے متعلق دیگر تفصیلات کی تشریح کے موجود ہے جو کارخانے اپنے تعلقات پیدا کرنا چاہتے ہیں یا

ایجنسیوں کے خواہشمند

ہیں ان کا نام و پتہ ایک انچ میں مناسب عنوان کے ماتحت

ایک پونڈ دس شلنگ

میں درج کر دیا جائے گا۔ بڑے اشتہارات کا نرخ ۲ پونڈ فی [illegible] جو صاحب اور دیگر بحری تجارت سے دلچسپی رکھتے ہیں ان کے لیے یہ ڈائرکٹری بیش بہا گرانقدر ہے اور اس کی ایک جلد صرف [illegible] آرڈر کے ہمراہ موصول ہونے پر بذریعہ پارسل روانہ ہو گی۔

لندن ڈائرکٹری کمپنی لمیٹڈ ۲۵ ابچرچ لین

لندن ای سی ۴ انگلینڈ

بڈھے جوان بنگئے

صرف خوردنی خضاب کھائیے

اگرچہ کھانے والے خضابوں کے نسخے بہت ہیں مگر اسقدر دشوار ہیں کہ جنکا بنانا طاقت بشری سے باہر ہے لیکن بعض مشکلات پر نظر رکھکر ہم نے ایسا خوردنی خضاب جو بدذائقہ بھی نہیں ہے جسکے صرف ۴۰ یوم کے متواتر کھانے سے اور مانند ۴۰ یوم بڑا اور زیادہ سے زیادہ تین ماہ میں نہ صرف سفید بال ہی ہمیشہ کیلئے سیاہ و ملائم ہو جاتے ہیں بلکہ چہرہ کا رنگ روغن بھی جوانوں کیطرح [illegible] ہمیشہ کیلئے کھل جاتا ہے آنکھوں میں طاقت، دماغ میں تراوٹ پہونچاتا ہے۔ بال کیسے ہی وقت سے پہلے وقت پر سفید ہو گئے ہوں وہ سب از سر نو سیاہ ہو جائینگے۔ بینائی کو اسقدر تیز کرتی ہے کہ زائد سے زائد ۴۰ یوم کے اندر عینک لگانے کی عادت جاتی رہتی ہے۔ قوت حافظہ کو بڑھا جاتا ہے اور معدہ کی یہ حالت ہوتی ہے کہ جو کھائے وہی ہضم قوت باہ و تولید بڑھاتا ہے کہ اسکا کی عمر والا بعد استعمال اپنے کو قابل فخر نوجوانوں میں شمار کرنے لگتا ہے۔ غرض اسکے کھانے سے حقیقی معنوں میں شباب قربان ہوتا ہوا نظر آنے لگتا ہے۔ اسلیے اب آپ اور مختلف خضابوں کی شیشیاں توڑ کر پھینک دیجیے اور اس کا استعمال کیجیے بڑے بڑے سند یافتہ حکیم ڈاکٹر وید وغیرہ کثیر تعداد میں منگا کر شہرت حاصل کرتے اور حسد پیدا کرتے ہیں جس جس قصبہ یا گاؤں میں اس کا ایک پارسل پہونچ جاتا ہے۔ اس کے حیرت انگیز فوائد کو دیکھ کر نیز بالکل ہی بے ضرر ہونے کی وجہ سے معمولی گاؤں سے درجنوں آرڈر آتے ہیں لطف یہ ہے کہ ہر عمر ہر مزاج والا ہمیشہ ہر جگہ نیز سفر میں بھی استعمال کر سکتا ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ پارسل ملے گا۔ قیمت مکمل کیس خوردنی خضاب کی صرف سات روپیہ آٹھ آنہ (عہ) مع محصول ڈاک و پیکنگ۔

سارٹیفکٹ ملاحظہ ہو

عالیجناب رفیق احمد صاحب منیجر [illegible] کانگریس خلافت کمیٹی [illegible] تحریر فرماتے ہیں کہ [illegible] سلسلہ خضاب خوردنی کا استعمال کیا گیا میرے کل بال جو بوجہ نزلہ عالم شباب ہی میں سفید ہو گئے تھے بفضلہ اسکے استعمال سے بالکل سیاہ ہو گئے براہ مہربانی دوستوں کے لیے دو بکس اور بھیج دیجیے۔

مقامی اخبار شیعہ کالج نیوز نے مورخہ [illegible] جون ۱۹۲۴ء کے پرچہ میں ریویو کیا ہے کہ ہم نے خضاب خوردنی کا تجربہ کیا تو واقعی سفید بالوں کے سیاہ کرنے میں بیحد مجرب ثابت ہوا علاوہ اسکے دافع نزلہ، مقوی باہ، مقوی جگر اور ہضم وغیرہ کے حق میں تو اکسیر ہے۔

عالیجناب منیجر صاحب کارخانہ [illegible] اجمیرہ ضلع [illegible] تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کا خضاب خوردنی بہت مفید ثابت ہوا اس اطراف میں اسکی دھوم مچ گئی ہے لہذا جلد سے جلد ۶ بکس بذریعہ وی پی اور بھیج دیجیے۔

ایڈیٹر صاحب روزنامہ ہمدم ۹ جون ۱۹۲۴ء کے پرچہ میں خضاب ہذا کے اجزا کے متعلق ریویو فرماتے ہیں کہ اسکے اجزا نظام انسانی خصوصاً عصابی پر نمایاں اثر کرتے ہیں [illegible] کو تقویت دیتے ہیں غذا جزو بدن بنجاتی ہے۔ اعصاب قوی ہو جاتے ہیں [illegible] اسکا اثر [illegible] ہوجاتا ہے [illegible] علاوہ اسکے

آپکے اعلان کے لیے صدہا میں سے چند کلمات [illegible] درج کرتا ہوں [illegible] ہے۔ جاری ادویہ کے اجزا کے متعلق بعض مقالات جسمانی [illegible] تحریر [illegible] بعض الفاظ [illegible] دیکھا [illegible] بالکل سیاہ ہو جائینگے۔ تمام [illegible] بینائی تیز ہو جسم کی [illegible] طاقت بڑھے [illegible] غرض بے حد سفید ہونے پر بھی آپ [illegible] تعجب ہے

المشتہر: منیجر کارخانہ خوردنی خضاب حلمی شفا لکھنؤ

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی

کا

منظوم سفرنامہ عراق

عجب دلچسپ نظم سے چھپے اور شاعر کی شاعرانہ استادی سے فائدہ اٹھائیے۔ قیمت فی جلد ۲ ر [illegible] بھیج دیجیے وی اور منی آرڈر مع محصول [illegible] ہے۔

المشتہر۔ منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ سنہ ۱۹۲۴ء

کی چند مکمل جلدیں دفتر میں برائے فروخت موجود ہیں قیمت فی جلد [illegible] مع محصول ڈاک۔

مشتاقین جلد طلب فرمائیں۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جن صاحب کو قوت مردی کا مکمل اور بے نظیر علاج کرنا ہو وہ مجھ سے بذریعہ خط و کتابت فرمائیں۔ جواب کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا چاہیے۔ سید قاسم حسین رضوی متصل غسل خانہ پاٹا نالہ لکھنؤ۔

جلد ۱۰ نمبر ۳۲

مضامین غیر

مورخہ ۲۶ و ۲۰ اگست ۱۹۲۵ء

الانجوائدن این نظم تر و دریغ مدار

نظم نیشکر حلوائے کا غذ بریوں مائل شکر شکنی ہے کہ میونسپلٹی کے حق میں یہ میٹھا سال ہے۔ الکشن کے گمان کا کڑھاؤ ابھی سے چڑھ گیا۔ وذکرس کی پانچوں گھی میں اور سر کڑھائی میں بچیے۔ انشاء اللہ وادا جی کی فاتحہ میں بالکل دام خرچ نہوں گے سڑکوں کی تعمیر و تسطیح شکر پاروں سے کیجائیگی جس کسی کے منہ میں خاک اڑ کے پڑے گی منہ میٹھا کرے گی۔ شہر والے بہ منطکم بہمن بھی کہیں گے تو گنگناتے ہیں نذر ہیں گے۔ سڑکوں کے گڑھے شاہد و زنبور رشہد بن جائینگے جو ان میں غوطے کھائیں گے محبوبہ مورس نکلے نظر آئیں گے اور کوڑے پڑے تو بادشاہی ہو جانے میں کوئی شبہ نہیں۔ شیرینی دہن کا وہ رواج ہوگا کہ تلخکامی ڈھونڈھے نہ ملے گی۔ ہر سرکہ بھین سکنجبین ہو جائے تو ہمارا ذمہ۔ گزشتہ الکشن میں موتی چور کے لڈو خاص خاص لکھیوں کو ملے تھے اب کے لڈوؤں کے اولوں اور کتیلوں کی بارش عام ہوگی۔ لکھیوں چونٹیوں بھڑوں کی کثرت وجہ شکایت نہونی چاہیے کیا سنئے کہ زیادہ مٹھاس میں کیڑے تو پڑتے ہی ہیں۔ شیر و لسبر لیبل کا رواج بھی خاص ہونے کی کوئی وجہ نہیں اور حلوا خوردن کے لیے منہ روے بایدہ کی قید بھی فضول۔ عیسیٰ کا انتظار فی الحقیقت بعید از دانشمندی ہے جبکہ ہر ایک منہ میں گھی شکر کی ریل پیل ہوگی۔ ہم ووٹروں کو شکر خانی کی مبارک باد پہلے ہی سے دیے دیتے ہیں۔

خطاب عام

با دوار قدمت نامہ بر و دریغ مدار
بہ دو تحراں زالکشن خبر و دریغ مدار

بر بہ مرد بہ و دہ گر بگو کہ ووٹ بدہ
خدا دہاد ترا یک پسر و دریغ مدار

خود عطا کن و بر دیگراں تقاضا کن
برائے ووٹ ز ذاتی اثر و دریغ مدار

بہ چشم دیدہ دو ووٹ کیستی تو بہر تو
چو ماروہ ہم خابہ جائے نمر و دریغ مدار

ز خدا دہیاں گر تو نیک میدانی
بگیر برنگ خدا ہمچو خر و دریغ مدار

طریق کہ باشد ز خلق ووٹ بگیر
رسد چو نوبت مادر پدر و دریغ مدار

نخاب چو خواہی کہ کامیاب شوی
بہ دوہرے ز دو یک سکہ زر و دریغ مدار

مصارف کا سکھاد و موثر ۔ ۔
بگیر قرض و سے کرد فر و دریغ مدار

خطاب خاص

توئی حیات محمد راز عمر تو باد
بہ جلوہ ریزی تیغ ظفر و دریغ مدار

تو پشت تو بزیں در رساں کہ آویزد
الا بہ قوت بازو و دگر و دریغ مدار

کشتہ زی بہ تو نازاں کہ پہلواں استی
خدا ئے ما کہ بایں بزد بر و دریغ مدار

بیا بہ ونگل میونسپل چو رستم ہند
ز دیگراں چو توی نامور و دریغ مدار

بگیر کرسی و بر جائے میری بنشیں
حریف را تو بیفگن بسر و دریغ مدار

دعا بجق تو ترہالیجان کنند از صدق
بہ چہ بہ چہ سائیں شکر و دریغ مدار

توئی حکیم و توئی حالم و توئی حمام
بخلق نفع رساں یا ضرر و دریغ مدار

برائے سہل سودائے مایہ بخبار
دو چار تولہ تو از گلشکر و دریغ مدار

اگر ز حل لب قند و شیریں ریزد
بحسن خلق ز مہر خشک تر و دریغ مدار

وہند ہر تو و مرکز سں جان شیریں را
برائے شربت الشان شکر و دریغ مدار

بہ اتفاق چو ممبر شوی تو اے قناد
بجان خویش ز حلوائے تر و دریغ مدار

ببیں چہ گفت بخوایں گرگفت نفع بگیر
از ہیں کلام سریع الاثر و دریغ مدار

تا اگر از او بیا ت ہست دلچسپی
الانجوائدن این نظم تر و دریغ مدار

پنچ مل خدا۔ خدا مل پنچ

نمبر ۱

ہماں آش در کاسہ

دل بے مدعا پایا ہو جس نے
اُسے مایوس ہونے کا سبب کیا

ایک وحشی عرب اپنی چھ سات لڑکیوں کو ننگا بھوکا رکھتا تھا کسی نے پوچھا کیوں جی یہ کیا؟

کہا بھوک کی وجہ سے ان کے خیالات ناپاک نہیں ہونے پاتے عشق و محبت خوش خوری و اطمینان کے نتائج ہیں اور عریانی کے باعث ملنے والوں سے میل جول نہیں کر سکتیں شرماتی ہیں۔ نہ چادر ہوگی نہ باہر نکلیں گی۔ نہ پیام سلام کا دڑو با کھلے گا۔

یہ عرب تھا تو وحشی مگر بات ایسے پتے کی کہہ گیا کہ آج ہمارے جان بل صاحب اور ان کی اولاد ہندوستان میں اسی طرز پر عامل ہیں۔ ہمارے جان بل نے سبق تو سیکھا مگر یہ نہ سمجھے کہ عرب کی چھ سات لڑکیاں تھیں جن کا آذوقہ اس غریب کے ذمہ تھا وہ لڑکیاں تھیں اور ایک مکان میں بند تھیں۔ چلنے پھرنے ملنے جلنے کا اتفاق ہی نہ ہوتا تھا لہٰذا آنکھوں سے شرم کا پانی ڈھلا نہ تھا۔ ہندوستان بہت بڑا ملک ہے یہاں کے ننگے بھوکے عریانی اور بھوک کے عادی ہو گئے ہیں دوسرے ممالک سے مہانوں کی روزانہ آمد و رفت نے

ان کو بے شرم بنا دیا ہے وائسرائے آئے اور انکو ننگا بھوکا دیکھ گئے ولیعہد آئے اور انکی سوکھی ننگی ہڈیوں کا معائنہ فرمایا بادشاہ آئے اور ان ننگ دھڑنگ ہندوستانیوں پر نگاہ ڈال گئے

ہے جبھی تک آبرو جب تک ہے پاس آبرو
ڈھل گیا پانی اگر آنکھوں کا پھر کیا رکھا

اب یہ ننگے بھوکے اپنی جگہ پر ٹھیک بیٹھے ہیں کہ یا تو اس ننگ سے نجات ہی حاصل کریں گے یا تن ہی نہ رکھیں گے جسے غذا و لباس کی ضرورت ہو۔ ایسی حالت میں لارڈ برکنہیڈ کا بنگال کی نسبت یہ ارشاد اگرچہ مہمل ہے لیکن پُرمغز ضرور ہے کہ:-

"دوسری کونسل میں تارک موالات بھڑ بھڑا کے گھس پڑے جنھوں نے اس بات کا بیڑا اٹھایا کہ جس طرح بنے گا حکومت کی انتظامی بخیہ ادھیڑ ڈالینگے اور اس دھوکے کی ٹٹی کو گرا کے رہینگے مگر آپ جانیے حکومت ایک ہی سیانی ہے اس نے پہلے ہی مزاحمت کا مقابلہ کرنے کے لیے وسیع اختیارات سینت سینت رکھے تھے آخر ہم نے صوبۂ بنگال میں تفویض شعبہ ہائے انتظامیہ ملتوی کر دی"

دوسرے لفظوں میں اسکا یہ مطلب ہوا کہ ننگوں کو چرنا ٹوپی کترے ملکانے کا لنگا اور [illegible] کی روٹی سے بھی ہاتھ دھونا پڑا۔

ہم اس فاضلانہ ہذیان کو اس وجہ سے پُرمغز کہتے ہیں کہ لاٹ صاحب نے نئے اصلاحات کی عیب پوشی نہیں فرمائی بلکہ صاف صاف انکی ناکامی قبول کر لی۔ کیا معنے کہ بنگال کی کونسل میں سوراجیوں کی تعداد ساٹھ ستر ہے یہ سب پڑھے لکھے فاضل عالم زمانہ شناس سیاست کے کیڑے ہیں اگرچہ پہلے نظام کی جماعت ایسی نہ تھی مگر یہ دوسری جماعت و تنہا سب کے مقابلہ میں کام نکال لے گئی لہذا ایسے نکمے اصول انتظامیہ د گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ پر عمل کرنا ان سے فائدہ اٹھانا انھیں کامیاب بنانا کسی علمی یا عملی لیاقت کا محتاج نہیں ہے۔ [illegible]

علاوہ ازیں مسٹر جناح لاہور میں گاڑیبان۔ خیر یہ [illegible] انسان ہیں سمجھ رکھتے ہیں بعض جگہ پولنگ اسٹیشن پر کُتے کے گلے میں یہ تختہ لٹکا دیا گیا کہ "ہمارے ووٹ دیجیے" غالباً اسے بھی ووٹ ملے ہونگے اور ہم سچ کہتے ہیں کہ اگر آنریبل مسٹر موتیا" بھی کونسل میں کرسی پر بیٹھتے تو اس جدید نظام کی عملی کامیابی اسکی آسانی اور اسکی خوبی زیادہ [illegible]ل ہو جاتی۔ اور کوئی خلل نہ پیدا ہوتا۔ اب بھی وقت ہاتھ سے نہیں گیا ہے نظام جدید کی کامیابی ثابت کرنا ہے تو اسی سیدھے سیدھے قانون سے کام لے کے سنہ ۲۹ تک اس چکر کو چلائیے اور سنہ ۲۹ میں اعلان کر دیجیے کہ بفضلہ سب طرح کامیابی ہے۔ پڑھے لکھے فاضل عالم اشخاص سے کیوں التجا کی جاتی ہے کہ خوامخواہ جس چیز کی قدر و قیمت سے انھیں اطلاع نہیں اُسے قبول کر لیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ نے ان گھبرائے ہوئے لوگوں کو جو محض اتنی سی بات سن کے پتلون خراب کر بیٹھے تھے کہ ہندوستان کو جدید اصلاحات کچھ دیا گیا ہے عملاً یہ دکھا دیا کہ یارو گھبرائے کیوں ہو نہ کچھ دیا تھا نہ دیا ہے اور دیا بھی ہے تو ایسا دیا ہے کہ "نہ خر خوش نہ خاوند" اس پر بھی ہر وقت واپس لینے کا اختیار ہے اے دیکھو بنگال میں پھر وہی دور ہے جو پہلے تھا "نظام نامہ جدید میں دینے دلانے کے باوجود اب بھی اتنی ہی ساکھ موجود ہے جو دینے سے پیشتر موجود تھی"

• ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کے متعلق لاٹ صاحب فرماتے ہیں کہ ایک باضابطہ با آسائش۔ [illegible] حکومت کے ماتحت چار کروڑ ستر لاکھ نفوس ہاتھ پھیلائے امن چین کا راگ الاپ رہے ہیں اور غالباً اپنی اگلی پشتوں سے زیادہ خوش نظر آتے ہیں" یقیناً یہ ایک پُرمغز بات ہے ایسی پُرمغز بات کہ شیخ چلی شرما جائیں اگر امن و آسائش کے یہ معنی ہیں کہ حکومت کے مقابلہ میں [illegible]

چڑھائی گئیں تو تخصیص بیکار ہے تمام ہندوستان کو سانپ سونگھ گیا ہے گویا افیم پی ہے۔ اگلی پشتوں میں افیم کا رواج تھا مگر اسکے ساتھ ہی دودھ دہی گھی مکھن کی ارزانی سے دماغ میں تری پہنچتی تھی اب یہ چیزیں معقول آمدنی رکھنے والوں کو بھی اتنی سستی نہیں ملتیں تا بمفلساں چہ رسد لہذا لوگ اونگھتے ہیں لیکن اتنا لمبا اور گہرا غوطہ نہیں کھاتے ذرا سی آہٹ کھڑکھڑاہٹ میں چونک اٹھتے ہیں۔ رہا اطمینان تو ناکامی اور مایوسی بھی اطمینان کی علامت ہے۔

الیاس احدی الراحتین

مشہور مثل ہے۔ اگر انگریزی حکومت ہوشیار ذی فہم ہوتی تو کم از کم اس صوبہ میں افیم کے متعلق جو بندا بندی ہے اُسے برطرف کر دیتی ہر گھر میں بی بی چنیا بیگم کا عمل دخل ہوتا تو دوا سے کبھی کبھی جو صدائے مخالفت بلند ہوتی ہے وہ بھی بلند نہ ہوتی۔ مرغ سر بریدہ بانگ نمی دہد [illegible]

آپ کی تقریر پُرمغز تو ضرور ہے مگر بیان سے اسکو بالکل علاقہ نہیں۔ ہمارا صوبہ ایک بیمارستان ہے جسمیں سکتہ کے مریض نظر آتے ہیں جب دیکھیے گپ چپ کیے لڈو کھائے منہ میں گھنگھنیاں بھرے چارپائی پر لمبا لمبا لیٹا ہے آپ کو یہی سجھائی دیتا ہے کہ سب چین چان ہے اگر یہ چین اور اطمینان ہے تو خدا کرے ایسا ہی چین آپ کی قوم بھر کو نصیب ہو۔ کہیے آمین!

برکات اصلاحات بیان کرنے کے بعد لاٹ صاحب نے ایک نہایت پُرمغز فقرہ اپنی تقریر میں لگایا ہے "ہندوستان میں ان سات کروڑ مسلمانوں کے وجود نے جنکی خصوصیات میں جنگجوئی اور جارحانہ [illegible] ہے صورت حال کی نازکی و دشواری میں مزید افزائش پیدا کر دی ہے جو پہلے بھی زیادہ تھی" یہ فقرہ فرقہ وارانہ اختلافات اور مناقشے کے ذیل میں ہے۔ ان الفاظ کے ذریعہ سے لاٹ صاحب ایک طرف تو اپنی قوم کے ان افراد کو جو ہندوستان کی طرفداری میں کبھی کبھی بول اٹھتے ہیں دھمکاتے ہیں

کو مسلمانوں سے خبردار رہنا۔ دوسری جانب ہندوؤں کو ٹھوکا دیتے ہیں کہ یہ سات کروڑ بس کی بھلی برّانی چھریاں گویا تمھارے ہی لیے تیار ہیں۔ یہ بہت خوفناک ہیں۔ ہم اور حکومت ہند دونوں اس حقیقت حال کو خوب غور سے دیکھ رہے ہیں۔

یہ ویسی ہی ترکیب ہے جیسی کہ ایک نئے جوڑے کے ساتھ ایک دل لگی باز نے چلی تھی۔ دولھا میاں سے کہا کہ تمھاری بی بی کے گلے میں گلگنڈا ہے۔ دولھن بی بی سے جڑی کہ تمھارے میاں گلا گھونٹ کے بی بیوں کو خدا گنج پہونچا دینے کے عادی ہیں۔ شب کو خلوت میں میاں نے بی بی کا گلا ٹٹولنے کے لیے ہاتھ بڑھایا بی بی نے بڑ مچایا۔

"یہ دوڑو مارے ڈالتا ہے گلا گھونٹے دیتا ہے"

چلیے تو دوڑ میں دوڑ۔ گھر بھر اکٹھا ہو گیا دولھا بیچارے چور بنے ایک ایک کا منہ دیکھتے ہیں کہ اے اللہ کیا قصور ہوا جو سسرال والوں کی مت پلٹ گئی۔ اب بیچارے لاکھ لاکھ توجیہیں نکالتے ہیں کوئی نہیں سنتا۔ بی بی باپ کی کمر سے چمٹی ہوئی ہے۔

"اے ابا! اس جلاد سے جان بچاؤ"

نتیجہ یہ ہوا کہ جیسے کا نکاح ہفتہ کی طلاق۔ لاٹ صاحب نے سات کروڑ مسلمانوں کا منہ جنگجو اور جوانمرد کہہ کے بند کر دیا ہے۔ لیکن فقرہ خود پکار رہا ہے کہہ رہا ہے کہ یہاں جنگجو اور جوانمرد کے الفاظ گالی سے بدتر ہیں۔ اصل مقصود مفسدہ اور شورہ پشت ہے اسلیے کہ بہادر اور جوانمرد کسی کی حکومت نہیں سہتے اپنے ہتھیاروں سے دست بردار نہیں ہوتے۔ اپنی قوم اور وطن کے محافظ ہوتے ہیں اپنے وطن پر جان دیتے ہیں یہ بھی غلط سمجھا (اگرچہ پُرمغز ہے) کہ وہ پہلے ہی سے جنگجو اور جوانمرد تھے۔ ابھی جوانمرد ہوتے تو کسی کی چاپ سہتے؟ شاید تقریر کے وقت لاٹ صاحب کو علاوہ ہندوستان کے دیگر مقامات کی مسلم قوموں کا خیال آ گیا مگر یہ بھی غلط ہے مصر اور عراق کے مسلمانوں کا حال بھی

آج ہندوستان کے مسلمانوں سے بالکل پتا چلتا ہے کہ یہ بھی نہ جنگجو ہیں نہ جوانمرد۔ آپ دیکھیے تو سہی ہندوستان کے مسلمانوں کو آپس میں لڑنے کی کیسی فرصت ہے۔ کیا جوانمرد آپس میں لڑتے رہتے ہیں؟ کیا یہی جوانمردی آپ کی قوم میں بھی ہے۔ جب حال یہ ہے تو ہندوستانی مسلمان سورماؤں سے ڈرنے یا اندیشہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ چپکے بیٹھے دور سے تماشا دیکھیے۔ عربوں کی باہمی آتش جنگ کے شعلے ہی ہندوستان کے مسلمانوں کی جوانمردی بھسم کر دیں گے۔ ان کی جوانمردی کا ادنیٰ کارنامہ یہ ہے کہ حرم رسول اور بیت اللہ کی اچھی خاصی توہین ہو رہی ہے مگر بدوؤں کا سہارا جو ایک طرف سے ہو گیا ہے تو سی ظالم کی تعریفیں کرتے اور عیب چھپا رہے ہیں جس نے مقدس بزرگوں کی قبروں پر ٹانگ اٹھا کے موتا۔ تاریخی اور متبرک مسجدیں گرائیں مگر یہ نہایت خنک دلی کے ساتھ آس بولا ہے کی طرح جیسے چوتڑ میں تیر لگا تھا کہ "ہے ہے اللہ جھوٹ کرے"۔ اے مسلمانو خبردار اس دھوکے میں نہ آنا یہ سب شریف حسین اور انکے پسر نامعقول شریف علی کی اڑائی ہوئی خبریں ہیں۔ نامسعود ابن سعود مٹی کی اینٹ کے عوض سونے کی اینٹوں سے یہ منہدم عمارتیں بنوا دے گا گھبراتے کیوں ہو۔ آباؤ اجداد نے پہلے بھی جو عمارتیں گرائی تھیں وہ سونے کی گڑھوا دیں۔ عرب سے لے کے عراق تک آج جتنی طلائی عمارتیں دکھائی دیتی ہیں سب ابن سعود کے باپ دادا کی بنوائی ہوئی ہیں بس اس میں ذرا سا عیب ہے کہ اپنے مذہب کا پاس بہت کرتا ہے۔ گو جائیں اسلام کے بزرگ مشائخ ہم مذہبی آداب قربان کر دینے کا عام رواج ہے اتنی سی بات پھول تھوڑا کرے تمھاری بلا لے جاتے ہو بات کا بتنگڑ بنا لو یار یہ خبر دشمنوں نے اڑائی ہے کہ مسجد حمزہ مدینہ میں

سربسجدہ ہے یا مسجد نبوی کی مینار و گنبد کو لوگوں نے اڑا دی۔ فی الحقیقت یہ دونوں مقدس مقام جن کے تیار ہوئے تھے اب زریں خلعت پہنانے کے لیے برہنہ کیے گئے ہیں۔

ہندو پیدو! جوانمردی کی جان ہے "غیرت" جو کوئی غیور نہیں وہ جوانمرد نہیں اگر آپ صاف صاف "ستمگر نفس پرست ظالم پرست غلام لقمہ نان" بھی کہتے تو وہی کھینچتے اور مٹوا دینے والا نتیجہ حل سکتا تھا اتنی تہذیب کی حاجت نہ تھی۔

ابن سعود اور سلطان علی کی جنبہ داری میں جو منافرت پھیل رہی ہے قانونی مداخلت کی حد میں آ گئی ہے۔ ہندو اور مسلمان پرچے جو منافرت پھیلا رہے ہیں وہ بھی قانون کی زد میں آ گئی ہے مگر حکومت کانوں میں تیل ڈالے بیٹھی ہے اور سمجھتی ہے کہ آگ جانے لوہار جانے دھونکنے والے کی بلا جانے۔ مجھے ہمارے خلاف تو فساد ہے نہیں جو کلکٹر کے جیسی گردن ماریں بس یہی چال ٹھیک ہے۔ آپ ان جوانمردوں سے ہرگز خائف نہ ہوں۔

اس اندیشے کے بعد ہمارے لاٹ صاحب کو دوسرا ریاست کی داستانے گھیرا ہے یہ داستا بھی بہت "پُرمغز" ہے نمونے مہاراجہ نابھ ہوا اس کا جواب دیجیے۔

داستا کا زور زندی رہا یہ تو تقریر کا اور حصہ نو آبادیوں کے ہندوستانیوں کی جانب بڑھایا ہے ایسی دھیمی ہو گئی کہ بات بات پر احتیاط ہے احتیاط احتیاط کا وظیفہ رٹا ہے ہندوستانیوں کی حالت بیان کرتے کرتے مارے احتیاط کے صرف یہی کہہ کے رہ گئے کہ "مسٹر ٹیمان سے سلطنت اور ہندوستان کے تعلقات بگڑے ہوئے ہیں میں ان دشواریوں سے واقف ہوں مجھ سے زیادہ ان دشواریوں کو دوسرا کوئی نہیں جانتا"۔ دیکھیے کوئی بات ایسی منہ سے نہ نکلے کہ ہندوستان کے قدیم اور موقر باشندوں کے آئینہ دل میں ٹھیس لگے۔

یار دو پرمغز بات کے معنی یہی ہیں کہ کوئی سمجھ نہ سکے چونکہ وزیر ہند صاحب کے یہ جملے ہماری سمجھ میں کسی طرح نہ سمائے لہٰذا ہم بھی انھیں "پُرمغز" سمجھے۔

نتیجہ تقریر صرف دو جملوں سے معلوم ہو سکتا ہے یعنے (۱) ہندوستان کا مستقبل نہ تو نہایت چمکیلا روشن ہے نہ بالکل گھٹا ٹوپ بلکہ جھٹپٹا ہے یا صبح (جھوٹا) ہو گئی ہے۔

(۲) ہمارا مقصد ہے کہ بغیر کسی اضمحلال کے ہم استقلال کے ساتھ ہندوستان کے فلاح و بہبودی کی دُم تھامے رہیں جیسا کہ ہمارے آباؤ اجداد گزشتہ نسلوں کے زمانے میں سرگرم کار رہے۔

سمجھے آپ! یہی معنی "ہمان آش در کاسہ" کے ہیں۔ افسوس لارڈ ریڈنگ اس صحبت میں نہ تھے ورنہ انھیں یہاں آکے فضول تقریر کرنے کی زحمت نہ اٹھانی پڑتی۔ وہ ہیں۔

"من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو" کا مرحلہ طے ہو جاتا۔

بہر حال کامیاب اصلاحات کا لب لباب یہ ہے کہ نہ صرف ۱۹۲۹ء تک بلکہ ۲۰۱۹ء تک وہی طریقہ رہے گا جسے برطانی قوم کے آباؤ اجداد ہندوستان میں ہمیشہ نافذ کرتے رہے۔

اب دو ہی راستے ہیں یا تو سوراجی کونسلوں سے علیحدہ ہو جائیں یا اپنے آباؤ اجداد کی روش اختیار کریں۔

قطعہ تاریخ

چپکے خاموشی سے گھونٹ بھرے پی جائیے
قطعۂ تاریخ ہے کڑوی دوا کا ایک ڈوز
بڑھ گئیں قومیں ترقی کرتے کرتے سو برس
اور اک ہم ہیں جہاں پر تھے وہیں پر ہیں ہنوز
قوم گونگی ہے نہ اخبار جب تک اسکے پاس
کر سکے گی کس طرح غیروں کی بحثوں کو [illegible]
شیعہ کالج نیوز نکلا ہے اس انداز سے
دشمن نبد اد قومی کا سمجھیے اسکو ...
ہو گیا یادر ہو چپکا کے بوسے تیغ و تند
اور ہیا گندہ دماغ قوم کرکے چند روز
پھر ابھر آئے گی نکلے گا ستارہ ضرور
کمپنی کے آسماں پر بن کے مہر نیمروز
آہ وہ بھی ہو گیا اس طرح چپکے سے غروب
جس طرح غوطہ سمندر میں لگا لے آبدوز
دیکھیں شعر فیصدی کا نفع کب تقسیم ہو
حصہ دار امید پر بیٹھے ہیں منہ کھولے ہنوز
نکلا ہے ماہ عزا میں اب نیا اک منبر پوش
مجلس قومی کا پڑھنے کے لیے پُر درد و سوز
مغربی تعلیم والے آپ تو فرمائیں رحم
کچھ نہ کچھ دے دیں ضرور اتوار ہے مخصوص روز
کیا خبر سرگرمیوں سے یہ علمبردار قوم
شمع بزم پختہ مغزاں ہو کے داغ خام سوز
فکر روغن کیجیے بجھنے نہ پائے یہ چراغ
لکھنؤ کا سرفراز اخبار ہے مجلس فروز

۱۹۲۵ء

آپ کا مخلص

نہ شگوفہ دارم نہ برگم نہ ثمر نہ سایہ دارم
بہ تحیرم کہ دہقاں بچہ کار کشت مارا

نوٹ:۔ حضرت شاعر صاحب! آپ گھبرائیے۔ آپ کی قوم گھبرائے نہ خریدار پس و پیش فرمائیں ہمیں یقین ہے کہ پرچہ نکلے گا۔ ایک رجسٹرڈ پارٹی نے اسے نکالا ہے۔ نفع نقصان سب اسکے ذمہ ہے۔ مگر صاحب مادۂ تاریخ بہت صاف ہے۔ پہلے مصرعے کی دعا بھی قبول ہوگی۔

مولانا پنچ کی نوٹ بک

مشارکت فی العمل

لارڈ ریڈنگ کی عقل کو خدا مضبوط کرے بہت نا استوار اور بودی ہے کیا سنتے کہ ہم لفظوں سے "مشارکت فی العمل" کے معنے سمجھائے بغیر اپنی تقریر میں ہر فقرے کی تان اس پر توڑتی ہے کہ حکومت کے ساتھ تعاون کیجیے۔ عقل [illegible] نصیبن کے "یہ بات وہ بات تمہارا دھر میرے ہاتھ"۔ یعنی مشارکت یا تعاون کے دو معنی ہیں ایک معنی تو سوراجسٹ لیتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ گورے چہرے والے حاکموں کے ذہن میں یہ سوراجسٹ تعاون کے یہ معنی لیتے ہیں کہ حسب ضرورت ملک کے واسطے مقارن انصاف قوانین وضع کرنا مصارف بیجا سے ملکی خزانہ کا بچانا عوام الناس کی آسائش ملحوظ رکھنا لارڈ ریڈنگ اینڈ کمپنی تعاون و مشارکت کے یہ معنی سمجھتے ہیں کہ جو کچھ ہم کہیں کونسل کے ممبران دھاؤ ہند اُسی فرمان پر عمل پیرا ہوں جدھر ہم اشارہ کریں وہی کعبہ سمجھا جائے اسی کی طرف سب جھک پڑیں۔

تعاون معنی اوّل میں سوراجیوں نے کسی قسم کی ڈھیل نہیں ڈالی۔ جو بل یا رزولیوشن مضر ہوا اُسے قبول نہیں کیا اور جو مفید ہوا اُس سے گردن تابی نہیں کی۔ لارڈ ریڈنگ تو خیر مگر کسی جنٹلمین کو اس امر سے انکار نہیں ہو سکتا اگر لارڈ ریڈنگ خواہ مخواہ کی عبارت آرائی اور لفاظی سے کام نہ لیں اور صاف صاف کہدیں کہ جو تعاون ابتدائے انگریزی سے ۱۹۱۹ء تک رہا اُسی تعاون کی توقع آج بھی ہے تو "اصلاحات ہند" کا مسئلہ حل ہو جائے اور جھگڑا نہ رہے ستم تو یہ ہے کہ بنتے ہیں منصف عادل کریم خیرخواہ ہند بازل سخی داتا۔ اور ہیں پکے خودغرض لالچی۔ منہ سے کہتے ہیں کہ جنگ میں ہندوستانیوں نے حق وفا شناسی کی مدد کر دی ہے۔ اُس پر ہماری جانیں بچائیں۔ اور دل میں یہ ہے کہ "وہ بھی اب وقت گیا اور بات گئی"۔ اس دعوے کا ثبوت کوئی حقیقی نہیں۔ مطالبات کرنے والے ہی رہ گئے ہیں جو دو ٹیل خانے ہی ڈٹے گئے ہیں جنہیں ان زبان بندوں نے سال دو سال تیر کیے۔ اگر کسی مبنی بر انصاف مرضی کی درخواست حکومت کی طرف سے کی جاتی تو اس میں اصلاح ہوتی۔ نہ کہتے کہ جنابِ رولٹ ایکٹ کے نفاذ میں تعاون کرو دیکھو تم انکار کرتے ہو۔ اچھا تو پھر یہ کو مشین گن ہاتھ تمہارے کی اب بھی تعاون نہ کرو گے۔ یوں ہی اچھی طرح



خیر مایہ دکان شیشہ گر سنگ است

حاجی مزدور: (ٹوکرا گرا کے) اگر کوئی تم سے یہ کہے کہ اس ٹوکرے کا ایک شیشہ بھی ثابت ہے۔ تو کبھی باور نہ کرنا۔ جھن جھن جھنانا نا۔

پلاؤخور آبگینہ فروش: اے اللہ ٹوٹی کو جوڑ دے ۔

کوئی شیشہ نہیں اے رونق محفل ٹوٹا   آہ کی ٹھیس لگی آبلۂ دل ٹوٹا

بابی کچائی نہیں نکلی ہے۔ رسی جل گئی بل نہیں جلا تو بہتر ہے کہ جیل خانہ کی سیر اب تو تعاون کر دیکھو۔

بعد ان حرکتوں کے بھی بھولے لارڈ ریڈنگ تعاون تعاون کی رٹ لگائے ہوئے ہیں۔

خدا ہی ہے جو اس دریں چہ شک کا جواب حسب خواہش دل ملے۔

ضرورت لطیف تدبیر

ہماری طب یونانی جمود و قافوخس میں اک زمانہ دراز سے مبتلا تھی حکومت کے شیافہائے گرم وحقنہ ہائے حارہ کی جھنجھوڑیوں سے کروٹ بدلنے کی طاقت ابھی نہیں آئی تھی کہ یار لوگوں نے نااتفاقی کے منذرات کا استعمال تجویز کر دیا یعنے انجمن طبیہ صوبجات متحدہ نے کچھ ایسی کارروائیاں کیں جن سے لکھنؤ کے نامی اطبا کی ایک بڑی تعداد ناراضمند ہے۔ ۔۔۔ اور اس انجمن نے اکثر نامی اطبا کو گورنمنٹ کے مطلوبہ جوابات کی تیاری میں شریک نہیں کیا جس سے اجتماعی قوت کو جتنے لیفوریا نے گھیر رکھا تھا ہر شخص پالا اور لمس آگ کا انگارا۔ جب اطبائے لکھنؤ نے قبل از انعقاد جلسہ ہائے ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ اگست صندل کی علیحدہ فکر کی تو لقو بقو کے ذریعہ سے یہی لیفوریا جمعی انقیالوس ہوگیا اب باطن برف کا لکتا ہے اور ظاہر گرما گرم۔ اطبائے لکھنؤ جن میں مختلف خاندانوں کے مطب نشین شامل ہیں کسی ایک خاندان یا ایک مدرسہ کے طلبہ کے ہاتھوں اپنی ترقی کی نبض نہیں دینا چاہتے ان کا اصرار ہے کہ رجسٹری ہرگز نہ کی جائے اور طبیبوں کی کونسل کی ممبری عام اطبا کے ووٹ سے ہو کسی خاص انجمن کے اختیار نامزدگی میں نہ دی جائے۔ لہٰذا یہ مطالبات مبنی بر انصاف ہیں۔ جبکہ خاندانی رنگ جیسے پہلے ہی سے مشخص ہیں اور استبداد کا دورہ سر سے ہی سے شروع ہو گیا ہے تو جمعیت اور اس پریشان کی امید موہوم ہے۔

جلسہ روزہ عام میں بعض حضرات ایسا بھی غلو کر فرمانے لگے کہ فارسی کوئی ہماری مذہبی زبان نہیں ہے جو اس میں طب کی تعلیم ہو۔ شاید ہمارے دوست اسوقت کلال خاکس میں مبتلا تھے یہ یاد نہ رہا کہ ہندوستان میں جاہل سے جاہل طبیب نسخہ فارسی ہی میں لکھتا ہے اسقدر فارسی سوار ہے کہ "پٹھانی لودھ" کی جگہ "لودھ پٹھانی" باضافت لکھتے ہیں۔ فارسی اردو کے مقابلے میں صدہا سال پہلے علمی زبان بن چکی ہے اور اسوقت فارسی میں طب کا ذخیرہ اتنا موجود ہے کہ شاید عربی میں بھی اسقدر ہوگا۔ یہی حضرت خدا جانے کس غصہ میں تھے کہ اپنی بات ہلکی پڑتے دیکھ کے غریب صدر پر برس پڑے فرمایا حضرت یہ پن چکی نہیں ہے یہ طب ہے ابھی "موجز" سامنے رکھ دوں تو مشکل پڑ جائے۔

عقد سہ سالہ

جورو خاوند کی گلچھپ اور طلاق طلاقا کی بڑھتی ہوئی ۔۔۔ بالشویکوں نے ہر ایک عقد کے واسطے تین سال کی مدت رکھی ہے جورو خاوند امتحاناً تین سال کے لیے عقد کرتے ہیں اگر آپس میں نبھ گئی تو یہی عقد خاص مستقل اور پکا ہو جاتا ہے ورنہ تبھی تو بآسانی ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے ہیں پرورش اولاد کے مصارف کسیقدر تخفیف کے ساتھ بذمہ پدر عاید کیے جاتے ہیں۔ مگر یہ خبر خدا جانے یہاں تک کن وسائل سے پہونچی ہم تو آج تک یہی سنتے تھے کہ بالشویکوں میں عقد و پیوند باقاعدہ کی رسم ہی اڑا دی گئی۔ وہاں خاوند و زوجہ کا رشتہ اب رشتہ داری کی فہرست میں نہیں رہا۔

اس خبر کا رجحان کچھ اور ہی کہتا ہے یعنی یہ رشتہ ہے اور نہایت مضبوط و مستحکم ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ تمام دنیا میں یہی رواج ہو جائے اسمیں شرعی نقص نہیں ہے ناکیرا سلامت رہیں گی اور دو دو سالوں میں تقابض البدلین بھی بآسانی ممکن ہوگا۔ تین برس کے بعد جوڑا ناموافق ہوئی تو جھٹ سے جوڑا بدل لیا۔ عوض معاوضہ گلہ ندارد۔

گرز حملۂ اول عصائے پیر ضعیفت

پیچھے صاحب تھے پر چینک ہوئی ہسپانیہ کے جنرل صاحب آئے تھے ریفیوں پر حملہ کرنے خود ہی چوٹ کھا گئے مگر کھسیانے ہیں کا خدا بھلا کرے ہسپانیہ کہتی ہے کہ نقصان نہیں ہوا۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہدیا تھا کہ ریفیوں کا نفع بھی نہیں ہوا بلکہ وہی گھاٹے میں رہے۔

ریاستہائے ہند کی ماتا

ہمارے وزیر ہند صاحب نے اپنی چوہسفر تقریر میں ریاستوں کے متعلق بہت دون کی لی ہے فرماتے ہیں:

"انکی فیاضی انکی وفاداری اُن کی محبت کا ثبوت میدان جنگ میں مل چکا ہے۔ اُن کے حقوق کا یقینی تحفظ اُن معاہدات کے رو سے کیا جاتا ہے جو قبل ازیں ہو چکے ہم انکی نسبت کبھی کوتاہی نہ کریں گے جنھوں نے آڑے وقت میں ہماری کمر سنبھالی"

اب ہمیں دیکھنا ہے کہ یہ ماتا (برار) کے معاملہ میں ریاست دکن کے کسقدر کام آتی ہے۔ حکومت اور ریاست کے مابین جو مراسلت ہوئی تھی شائع ہو چکی ہے۔ تحفظ حقوق کے یہ معنی ہیں کہ "میں تمہاری کھچڑی کھاؤں تم میرا بچہ کھلاؤ" تو بات ہی دوسری ہے۔ اگر وزیر ہند سچے ہیں تو حقوق کی حفاظت کا ثبوت دیں ورنہ خالی خولی محبت نہ اوڑھنے کے کام کی نہ بچھانے کے کام کی۔ ریاست دکن کا استدلال ابھی بغیر جواب ہے اور جبتک بغیر جواب رہے گا دنیا یہی سمجھے گی کہ جواب دیتے بن نہ پڑی محبت اور آڑے وقت میں کام آنے کا صلہ کچھ نہ ملا بجز ۔۔۔ لے لیجئے۔

تم اسو میرا ۔۔۔ میرا سو آپ کا۔

کاش یہی کہدیں :-

"آئین محبت میں ہمارے تمہارے یہ طے پایا ہے کہ تم جان و دل قربان کیے جاؤ ہم جرمنی اُڑائیں اور تمہاری طرف سے دوستانہ شکایت ہو تو ٹھوڑے ذبح دکھائیں۔"

آخر راز کھل گیا

ابھی آج سے اگر کوئی قومی چندوں پر طعن و خیانت کا گمان بھی کرے گا تو ہم ہرگز یقین نہ کریں گے دیکھیے آخر مدت دراز کے بعد پیرس سے خبر آئی کہ ہندوستان کے مسلمانوں نے ریفیوں کی مدد کیلئے جو رقم فراہم کی ہے آپ ہی بتائیے یہ رقم ظاہر کرنے کے قابل تھی؟ جو منہ سے جاپ بھی نکالی جاتی تو غضب ہوجاتا۔ لوگ جو یہ کہتے ہیں ایک کا کھایا دوسرے کے پیٹ میں نہیں جاتا اب سے یوں کہیں کہ اسلامی چندہ اس وصف سے متصف ہے سولہ سولہ لاکھ کی رقمیں بظاہر ایک کے پیٹ میں جاتی ہیں اور بباطن بطریق تیار سمندر کی تہ میں پہرتی ہوئی سیدھی مستحق تک پہنچ جاتی ہیں۔ اے کاتب اعمال جھٹ سے پتا ڈھونڈ کمیٹی کی رقم موصول ہوئی ریفیوں کے نام لکھدے اور آئندہ بھی جو روپیہ چندہ بازوں کے کہنے لگے اُسکے واسطے ایسی ہی مد میں تلاش کرتا رہ۔ ایک مشہور شاعر کے شعر کا پہلا مصرعہ کسیقدر تصرف کے ساتھ نذر ہے

فرشتو جب کبھی کوئی اُڑائے مال چندے کا

مرے اعمال میں لکھدو یہ محنت رائیگاں کیوں ہو

شاید کوئی یہ کہے کہ یہ دستور کے خلاف ہے تو ہم کہیں گے کہ دستور کے خلاف ضرور ہے مگر رقموں کا خرچ ظاہر کرنا ضروری بھی نہیں ہے چنانچہ بعض اخباری کاغذ ناقل ہیں کہ ملکانوں کی شدھی کے زمانہ میں ممالک متحدہ کی حکومت نے ملکانہ شدھی کے لئے تقریباً تیس ہزار روپیہ مخفی ضروریات میں صرف کیا آجتک اتنی بڑی رقم کا کھوج نہ لگا کہ کس کھاری کنوئیں میں گئی۔

فات المشرط فات المشروط

جب ترک موالات ہی ختم کرنے کی رسم اٹھی تو اب شاہ انگلستان کیوں پا تراب کرتے وعدہ جاتے ہیں انہیں ہندوستان آنے سے کون مانع ہے۔ بلا سے مگر ہم تک تماشا ہم بھی دیکھ لیں گے۔ مدت سے جی افسانہ اسے غم سنتے سنتے اکتا گیا ہے۔ کچھ دنوں چہل پہل رہے گی روشنیوں آتشبازیوں کی حرارت سے دل کی اوس بھی ہوا ہو جائے گی۔

مذہب اور ظرافت

بعض پرچے ایسے پیدا ہوئے ہیں جو دعوے کرتے ہیں کہ ہمارا مسلک ظرافت ہے۔ مگر مذہب کے پیرایہ میں دل آزاری ہرگز ایک ظریف کا شیوہ نہونا چاہیے ہم ایک ظالم کے افعال پر نکتہ چینی کرسکتے ہیں مگر اس نکتہ چینی میں مذہبی معاندت کا شائبہ نہونا چاہیے۔ یعنی یہ خیال کہ فلاں شخص فلاں مذہب کا پیرو ہے لہذا اسکی چھیڑ چھاڑ اپنی غرض ہے الکسختی کی صداقتی یہی رہنی چاہیے کہ فلاں شخص سے فلاں فعل خلاف انسانیت سرزد ہوا۔

شطرنج اور پٹیالہ

کوئی صاحب یہ نہ سمجھیں کہ یہاں ہماری مراد شطرنج کانفرنس ہے ابھی اسکے بارے میں تو ہمیں جو کچھ لکھنا تھا لکھ چکے۔ یہ ایک اخباری کاغذ ہے لکھنؤ سے کئی برس کے بعد شائع ہوا ہے بڑے سائز پر رنگین چھپائی کے ساتھ نکلا ہے والیان ملک اور اکثر عمائد کی تصویریں آہیں کہا کرونگی ہیں۔ بعض چھوٹے حمدیہ واکر اور کوتوال بھی ہیں بعض غیر مشہور شاعر بھی ہیں۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ مہاراجہ پٹیالہ کی مع مبالغہ سیکڑوں تصویریں غالباً اسی لگاوٹ کے مد مع کہ شطرنج کا بہت شوق ہے جابجا جڑی ہیں۔ یہ نمبر دل کا یکجائی پشندا ہے۔ اس اعتبار سے کہ مدحیہ قصائد نظم ونثر اس اشاعت میں بکثرت ہیں

جو فصاحت و بلاغت کے قیود سے آزاد ہیں ہم سفارش کرتے ہیں کہ جنکے پاس مدحیہ موجود نہو شطرنج لکھنؤ سے منگا کے دیکھیں۔

المختصرات

کارخانہ قانون سازی ہند میں ایک تجویز پیش تھی مسٹر جناح نے اسکے التوا کی درخواست کی۔ اور اثنائے تقریر میں کہا کہ ممبران اس ملک میں ایسی پالیسی پر عمل کررہے ہیں جس سے ہندوستان کی بہ نسبت انگلستان کو زیادہ فائدہ پہونچے۔ سر جیمس گریگ صاحب نے کہا یہ جھوٹ ہے مسٹر جناح نے کہا ذرا دل پر ہاتھ رکھ کے کہیے۔ جیمس گریگ صاحب نے دل پر ہاتھ رکھ کے فرمایا "جھوٹ ہے" مگر اسکی تصریح نہیں فرمائی کہ سر جیمس گریگ کے دل میں جھوٹ ہے یا زبان پر اس کارخانہ میں قانون توڑے ہی جاتے تھے اب دستور کار بھی ڈھلنے لگی۔

والسرائے صاحب نے اپنے سفر میں ۶۲ ہزار روپیہ بر بار فرمایا۔ گویا ۶۲ ہزار خرچ کرنے کے بعد ہندوستان نے کچھ تلخ و تند کڑوے کسیلے جملے کچھ بے سروپا ہفوات چند بے معنی و مطلب انگریزی فقرے خرید کیے۔ اتنی قیمت میں یہ تقریر مہنگی نہیں ہے۔

قرینہ کہتا ہے کہ فرانس کی حکومت کا آفتاب شام میں لب بام ہے یعنی رفتہ رفتہ صفحات حماقت پر پریسیڈنٹ ولسن کا دائرہ اپنی حد پر آرہا ہے۔ دیکھیے عراق کیا رنگ لاتا ہے۔ اگرچہ مسٹر جان بل نے عراق کو غیر مسلح بنا کے بیکار کردیے ہیں اور وہ تجدیدوں کے پیچھے بیٹھ رہے ہیں لیکن پڑوسی منصوبہ اپنی گھات میں ہونگے

رنگ بے رنگ نظر آتا ہے

جنگ کا ڈھنگ نظر آتا ہے

خط و کتابت کے وقت نمبر خریداری ضرور لکھیے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔ منیجر

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو کھانسی - ہیضہ - درد پیٹ درد سر - دست - سنگرہنی - نظر - [illegible]

[illegible] کے درد کے لیے خوش ذائقہ دوا ہے جو صرف پانی میں چند قطرے ڈال کر پینے سے فوراً جادو کا سا اثر کرتے ہیں -

قیمت [illegible] ہر جگہ سب جگہ بکتا ہے۔

دوروگج کیسری یعنی دادر کھجلی کے پرانے [illegible] کرنے والی لاثانی دوا قیمت ۴ر

بال سدھا بچوں کی گرمی کو دور کر کے بدن کو مضبوط [illegible] اور پھرتیلا بنانے والی میٹھی دوا قیمت ۱۲ر

ڈاک خرچ علیحدہ لگے گا۔

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب

بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ اودھ [illegible] اینڈ کو لکھنؤ

اصلی لذت النساء باتصویر

جس میں [illegible] تصویر [illegible] کا بیان ہے [illegible]

[illegible] سے بچانا ہے قیمت [illegible]

عادمجبت [illegible] یوم [illegible] یوم [illegible]

[illegible] سے

دلربا [illegible]

[illegible]

فیروک شاستر قیمت [illegible]

ملنے کا پتہ

بی آر آنند اینڈ کو پوسٹ نانوتہ ضلع سہارنپور

کیا یہ معاملہ نہیں کہ آپ کو سمجھانے کی ضرورت پڑے

[illegible]

المشتہر

پنڈت شاستری رتنی شنکر گوبند جی جام نگر کاٹھیاواڑ

(ایجنٹ لکھنؤ [illegible] اینڈ کو چوک لکھنؤ)

مایوس نہوں

اگرچہ اشتہاری دنیا نے لوگوں کو بے چین کر دیا ہے مگر ہم آپ کو موقع دیتے ہیں کہ

طلاء عجیب [illegible] یوم کے لیے قیمتی [illegible] علاوہ محصول کے طلب فرمائیں۔ اگر اس عرصہ میں [illegible] دعویٰ حرف بحرف صحیح نہ ثابت ہو [illegible] لاغری - سستی [illegible] کے سبوس [illegible] کر کے دوبارہ شباب کا لطف پیدا کر دے تو بقیہ ۱۶ یوم کے لیے طلاء صرف [illegible] علاوہ محصول - ڈاک میں طلب فرمائیں۔ [illegible] جماع سے قطعی پرہیز کریں [illegible] دوا مجبور بھی کرے پوری شیشی کے ہمراہ [illegible] واپس [illegible] مفت روانہ ہوگا قیمت پوری شیشی [illegible] محصول ڈاک [illegible] ہر حالت میں [illegible] خریدار ہوگا - پوری شیشی [illegible] خریدار سے بصورت [illegible] قیمت اور [illegible] سال کے اندر [illegible] ہو جانے پر [illegible] مفت بھیجنے کا حلفیہ وعدہ۔

محبوب ستی

ایک گولی کی کر گھنٹوں صحبت کا لطف اٹھائیے

لطف یہ ہے کہ اگر آپ [illegible] بھی ہیں تو کسی طرح کا نقصان بھی نہ ہوگا جسم پھرتیلا اور نہایت قوی رہے گا جھنگ تک زبان پر نہ رکھیں گے ہرگز ..... نمونہ بعد جماع ایک گولی کھائیں تو تمام کمزوری اور نقصان رفع ہو کر طبیعت پھر تازہ ہو جائے گی اور پھر دوبارہ جماع کرنے کی قوت پیدا کر دے گی جتنی مرتبہ جب ضرورت کریں گے ہو مرتبہ پہلی ہی سی قوت پاویں گے [illegible] استعمال کر رہے ہیں اسکی بدولت ساٹھ سالہ بڈھا جوانی کا دم بھرنے لگتا ہے امساک کی اس سے بڑھ کر بے نظیر گولیاں نہیں [illegible] قیمت ایک درجن [illegible] (دو روپیہ)

سفوف شباب

لطف سے تجھ سے کیا کہوں [illegible] ہائے کمبخت تو نے پی ہی نہیں

یہ سفوف بھی عجیب سفوف ہے کہ جس کو استعمال کر کے جماع کرنے سے معشوقہ عمر بھر کے لیے [illegible] مطیع ہو جاتی ہے لطف کی زیادتی کی وجہ سے بیہوشی تک نوبت آئے گی عضو پر [illegible] کرتے ہی امساک اور قوت کی بھرمار ہو گی زن اور شوہر کے تعلقات کو حقیقی معنوں میں عشق کے درجہ تک پہونچا دیگی سب سے زیادہ عجیب بات یہ ہو گی کہ پھر اس عورت کو کوئی دوسرا صحبت [illegible] کرے گا نہ وہ کسی کے ساتھ آمادہ ہو گی - اگر اب تک اسکا استعمال نہیں فرمایا تو گویا آپ نے دنیا میں کچھ نہیں دیکھا قیمت ایک شیشی [illegible] دو شیشی [illegible] تین شیشی [illegible] - محصول ڈاک ذمہ خریدار۔

المشتہر

منیجر دواخانہ عظمت العلاج لکھنؤ

فائدہ نہو قیمت واپس

طلاء ممسک ایک ہی رات میں نامرد کو مرد بنا دیتا ہے زبردست ممسک طلاء ایک گھنٹہ بعد اس غضب کی قوت پیدا ہوتی ہے کہ کیفیت ہوتی ہے ضبط مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہو جاتا ہے امساک بدستور قائم رہتا ہے اور عورت جیسی [illegible] ہو جاتی ہے دوران مباشرت قوت اور [illegible] ہر لحظہ بڑھتی جاتی ہے قیمت صرف دو روپیہ فی شیشی علاوہ محصول -

روغن طلسم یہ روغن بہت مفید اور مستند ہے صرف [illegible] استعمال کر کے جماع کرنے سے معشوقہ عمر بھر کے لیے مطیع ہو جاتی ہے اور لطف کی زیادتی کی وجہ سے ایک دوسرے پر عاشق اور فریفتہ ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی صرف دو روپیہ - علاوہ محصول -

حبوب ممسک ایک گولی کھا کر گھنٹوں صحبت لطف اٹھائیے - لطف یہ ہے کہ اگر آپ کمزور بھی ہونگے تو کسی طرح کا نقصان بھی نہ ہوگا جسم پھرتیلا اور نہایت قوی رہیگا جھنگ ترشی نہ چکھیں ہرگز ... نمونہ قیمت فی درجن ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک، خیار ضروری دیجیے۔

نوٹ - کوئی دوا حسب تحریر ثابت نہ ہو تو بلا عذر [illegible] قیمت کی خریداری ہے۔

عین الشفاء میڈیکل ہال لکھنؤ

ہر بیماری کا علاج خود کرلو

[illegible] صاحب [illegible] تجربات [illegible] مسمیٰ [illegible] ہر ایک بیماری کا علاج [illegible] کے ساتھ کرنے کے قابل بنا دیگی اور اگر وہ چاہیں تو [illegible] علاج میں سیکڑوں روپیہ [illegible] تیار ہوتے [illegible] قیمت فی کتاب مجلد [illegible] روپیہ علاوہ محصول [illegible]

ایک کتاب مفت۔

مفت لو جو صاحب [illegible] لوگوں کے نام [illegible] کے کہلا بھیجیں گے رسالہ چراغ صحت [illegible] مفت بھیجا جائے گا۔

المشتہر منیجر دفتر چراغ حکمت علیگڑھ شہر (یوپی)

فریگرنٹ ٹوتھ پوڈر

دانت کی صفائی اور صحت منظور ہے تو خوشبودار منجن [illegible] علی حیدر اینڈ سنز کا بنایا ہوا استعمال کرو تین ڈبیہ کی قیمت ۱۵ر چھ ڈبیہ کی قیمت [illegible] ایک درجن ڈبیہ کی قیمت [illegible] علاوہ محصول ڈاک

المشتہر

علی حیدر اینڈ سنز امروہہ مراد آباد